خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین سے بڑھ کر یا برابر عزیز نہ ہونا چاہیے اور کسی کا خوف بھی آپ کے دل میں اس حد تک نہ ہونا چاہیے کہ آپ اس سے ڈر کر خدا سے نڈر ہو جائیں۔ یہ کیفیت اگر آپ کے اندر پیدا ہو جائے تو دین کا راستہ آپ کے لیے آسان ہو جائے گا اور کوئی طاقت آپ کو راہ حق سے نہ روک سکے گی نہ ہٹا سکے گی۔

اس تقریر کے بعد خواتین نے اپنے سوالات تحریری شکل میں پیش کیے اور امیر جماعت نے ان کے جوابات دیے:

سوال نمبر ۱۔ عورتوں کو اپنے حدود کے اندر رہتے ہوئے تبلیغ کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب:۔ تبلیغ کے لیے کوئی مصنوعی طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل تبلیغ یہ ہے کہ انسان جس اصول اور مسلک پر ایمان رکھتا ہو اس کا نمونہ خود اپنی زندگی میں پیش کرے اور اپنے کسی قول و عمل سے اس کے خلاف شہادت نہ دے۔ اس کے ساتھ اگر آدمی زبان اور قلم سے دوسروں کو سمجھانے اور نصیحت کرنے کی کوشش کرے تو وہ مفید ہو سکتی ہے۔ انسانی فطرت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ کسی اصول سے اسی قدر متاثر ہوتی ہے جس قدر پختہ اس کے علمبرداروں کا اس پر ایمان ہو۔ اپنے اصول کے معاملہ میں کسی سے کوئی مصالحت نہ کیجیے۔ اگر آپ دوسروں کے اثر سے دب کر قبول کرنے لگیں تو پھر دوسرے آپ کو دباتے ہی چلے جائیں گے۔ اصول پرستی اور مصالحت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اپنے اصول کے معاملہ میں ہم کسی رواداری کے قائل نہیں۔ اگر دوسروں کو ہماری حق پرستی اور راستی پسند نہیں تو آخر ہم ان کی غلط روی کا کیوں لحاظ کریں۔ غلط رو اور غلط کار لوگوں سے مصالحت رواداری نہیں بلکہ کمزوری اور بے غیرتی ہے۔ البتہ یہ لحاظ رہے کہ اپنے اصول کی پابندی میں آپ جس قدر سخت ہوں اسی قدر آپ کو اپنے اصولوں کے پیش کرنے اور مخالفین و معترضین کو جواب دینے میں نرم اور شیریں ہونا چاہیے۔

سوال نمبر ۲۔ عورت کو شادی سے پہلے والدین اور بھائیوں کی اور شادی کے بعد شوہر اور سسرال کے بزرگوں کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کو بالکل بدل لیں اور غلط رسموں پر چلنے سے انکار کر دیں اور اصلاح کی عملاً کوشش کرنے لگیں تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہماری مزاحمت کریں۔ ایسے حالات میں ان کے ساتھ ہمیں کیا سلوک کرنا چاہیے؟ والدین اور شوہر کے حقوق پر تو اسلام نے بہت زیادہ زور دیا ہے۔